آبِ گوہر

رباعیات

برتر مدراسی

آبِ گوہر

برتر مدراسی

پلاٹ نمبر ۵۱، کماران نگر

پرولور، مدراس ۸۲

ہوئے۔ انہوں نے ۱۹۸۹ء میں تمام خانگی فرائض سرانجام دینے کے بعد اپنی اہلیہ صاحبہ یعنی میری والدہ محترمہ کے ساتھ حج کا فریضہ ادا کیا۔ یہ مانتی ہوں کہ ان کی ادبی خدمات اپنی جگہ مسلّم ہیں۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اپنی قلیل تنخواہ میں اپنے سات بچوں کو اعلیٰ تعلیم و تربیت سے نوازا اور ان کی شادیاں بحسن و خوبی ادا کیں۔ یہ ان کے ماں باپ کی دعاؤں اور ان کی اپنی نیکیوں کا ثمرہ ہے۔

میرے والد محترم گوشۂ گمنامی میں عافیت سمجھتے ہیں۔ کبھی کسی سے اپنی سخنوری اور سخن سنجی کا اظہار نہیں کرتے۔ وہ زود گو اور پرگو شاعر ہیں۔ جب کہیں طرحی مشاعرہ ہوتا ہے تو ان کا شوق چٹکیاں لیتا ہے اور حتی المقدور ایسے مشاعرے میں شرکت کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ جن دنوں میں کالج اور یونیورسٹی میں تعلیم پاتی تھی تو اپنی غزلوں کی اصلاح انہیں سے لیتی تھی اور جلسوں میں سنا کر خوب داد لیتی تھی۔ اسی طرح ان کے جوہر مجھ پر کھلنے لگے۔ ان کے یہاں غزلوں قطعات، اور نظموں کا اچھا خاصا ذخیرہ موجود ہے چوں کہ وہ ایک عرصے سے اس میدان میں مصروفِ عمل رہے ہیں۔ یہ مجموعۂ رباعیات محض ایک جزو ہے۔

جب سے میں نے ہوش سنبھالا انہیں اخلاقِ حمیدہ کا حامل پایا۔ کم آمیزی اور سادگی ان کی طبیعت ثانوی ہے۔ ان کا دائرۂ احباب

جب جان پہ بنتی ہے بچا دیتا ہے
بگڑی مری اللہ بنا دیتا ہے
خطرات میں پھنس پھنس کے نکل جاتا ہوں
شاید کوئی جینے کی دعا دیتا ہے

○

ہے وقتِ سحر چراغ گُل ہوتا ہے
عالم ہے خموشی کا نہ غُل ہوتا ہے
کس وقت شراب خانے میں آیا ہوں
رندا اٹھتے ہیں ختم دورِ مُل ہوتا ہے

○

تجھ کو کس زشت کام کی سوجھی ہے
اوروں پر اتّہام کی سوجھی ہے
کیا فَاعْفُوْ وَاصْفَحُوْ خدا نے نہ کہا
کیوں تجھ کو انتقام کی سوجھی ہے

(معاف کرو اور درگزر کرو)

مانا کہ کئی روپ بنا سکتا ہے
لیکن نہ تو تشخیص مٹا سکتا ہے
چہرے پہ ترے ثبت ہے طبقے کی چھاپ
تو اپنی حقیقت نہ چھپا سکتا ہے

○

ہم پکڑے گئے نیک اصولی پر بھی
تم چھوٹ گئے حکم عدولی پہ بھی
فطرت سے ہماری نہیں جاتی غفلت
نیند آتی ہے انسان کو سولی پر بھی

○

ہر کام میں اعتدال سے باز نہ آ
شائستہ و نیک چال سے باز نہ آ
مقصود ہے منزلت اگر دنیا میں
علم و ہنر و کمال سے باز نہ آ

○

اللہ کے نزدیک بزرگی ان کی
تقوے میں توکل میں بسر ہو جن کی
سن غور سے سن کیا ہے فضیلت میں نماز
معراج ہے معراج ہے وہ مومن کی

○

اک فتنے پہ اک فتنہ اٹھایا نہ کرو
دنیا کو جدل گاہ بنایا نہ کرو
جلتی پہ کبھی تیل نہ چھڑکو یزتر
تم آگ میں یوں آگ لگایا نہ کرو

○

اچھے سے کروں چاہ یہ ہے فرض مرا
خود سے رہوں آگاہ یہ ہے غرض مرا
تو آئے نہ آئے یہ ہے تیری مرضی
دیکھوں میں تری راہ یہ ہے فرض مرا

○

وہ آج نہ دیتا ہے تو کل دیتا ہے
لاریب خداوندِ ازل دیتا ہے
کیا کیجیے انتظار کو اے برترؔ
لمحات کو صدیوں میں بدل دیتا ہے

○

دنیا میں دو گونہ حال دیکھا میں نے
عشرت دیکھی ملال دیکھا میں نے
دیروز جہاں کمال تھا اے برترؔ
امروز وہاں زوال دیکھا میں نے

○

ظلمت میں تجلی کی کرن ہے امید
ہر دل میں سدا جلوہ فگن ہے امید
دیتی ہے مصیبت میں قلوب میں ڈھارس
تپتے ہوئے صحرا میں چمن ہے امید

○

بجلی کو سرِ چرخ کڑکتے دیکھا
سینے میں ہر اک دل کو دھڑکتے دیکھا
برترؔ نہ کسی شئے کو ہے دنیا میں قرار
سر موج کو ساحل سے پٹکتے دیکھا

○

خوب لگتے ہیں پھل شاخِ شجر جھکتی ہے
آتی ہے ضعیفی تو کمر جھکتی ہے
بے وجہ نہ جھکتی ہے کوئی شئے برترؔ
ہو بارِ خجالت تو نظر جھکتی ہے

○

جو تجھ کو ہو مجھ کو وہ لگن ہوگی ادھر
اٹھیگی ادھر آگ جلن ہوگی ادھر
ہمدردی ہے فطرت میں مری اے برترؔ
کھٹکے جو ادھر پھانس چبھن ہوگی ادھر

○

جب فصلِ بہار آئے کلی کھلتی ہے
مرغانِ گلستان کو خوشی ملتی ہے
اک ایک عمل کا ہے تاثر برترؔ
چلتی ہے ہوا شاخِ شجر ہلتی ہے

○

منزل تھی ضروری تو بنائی ہم نے
کھانے کی پڑی فصل اگائی ہم نے
ہے مادرِ ایجاد ضرورت برترؔ
جب وقت پڑا راہ نکالی ہم نے

○

بعدِ شبِ غم صبحِ خوشی آتی ہے
جاتی ہے سیاہی روشنی آتی ہے
ہے آج جدا کل سے تو کیا امر عجیب
برترؔ یونہی برسوں سے چلی آتی ہے

○

ہنگامۂ عشرت میں بھی مشغول نہ رہوں
ہر وقت میں آسودۂ منزل نہ رہوں
بے چین بھی کر دے مجھے گلہ ہے
یا رب میں تری یاد سے غافل نہ رہوں

○

بدگوئی سے انسان کو کیا ملتا ہے
تعریف کرو گے تو صلا ملتا ہے
دنیا ہی نہ ملتی ہے تمہیں اے بدتر
کہتے ہیں خوشامد سے خدا ملتا ہے

○

راتوں میں ستارے نہ چمک پڑتے ہیں
انگارۂ افلاک دہک پڑتے ہیں
کیا فرض ہے غم ہی سے ہو گریاں کوئی
آنسو تو خوشی میں بھی چھلک پڑتے ہیں

○

کہنہ ہو تو تاثیر دوا جاتی ہے
پارینہ ہو تقویم نہ کام آتی ہے
تا وقتِ معین ہے ہر اک چیز کی قدر
جاتی ہے مہک جب کلی کملاتی ہے

○

پیمانِ وفا کر کے وہ جب منہ موڑے
کیوں اس سے کوئی رشتۂ الفت جوڑے
اس نے بھی سنائی مجھے ایسی ویسی
میں نے بھی مرے دل کے پھپھولے پھوڑے

○

ملبوسِ حواس چاک ہو جاتا ہے
اس راہ میں ہوش خاک ہو جاتا ہے
انجامِ محبت کی نہ پوچھو [illegible]
آغاز ہی دردناک ہو جاتا ہے

○

کچھ دیر میں نابود ہوئے جاتے ہیں
گر سطحِ سمندر پہ حباب آتے ہیں
عاقل کرتے ہیں خود نمائی سے گریز
بیرونِ ردا پاؤں نہ پھیلاتے ہیں

○

فرسودہ روایات پہ جایا نہ کرو
بے جا ہو اگر رسم نبھایا نہ کرو
لَا تُسْرِفُوْا قرآن میں کہتا ہے خدا
دولت کی کرو قدر اڑایا نہ کرو

○

خاموشیٔ بے معنی سے گفتار بھلی
نافہم پذیرائی سے تکرار بھلی
کچھ کام کرو وقت نہ برباد کرو
کہتے ہیں کہ بیکار سے بیگار بھلی

○

اللہ کرے تو مجھے چاہے گاہے
تذلیل سے باز آ کے سراہے گاہے
شکوہ نہیں اوروں پہ توجہ ہے تری
مائل ہو مری سمت بھی گاہے گاہے

○

کھٹکے رہِ دنیا میں نظر آتے ہیں
ہم پاؤں بڑھاتے ہوئے گھبراتے ہیں
اندیشہ نہیں راہِ عدم میں بہتر
ہم بند کیے آنکھ گزر جاتے ہیں

○

بلبل کی نہ وہ زمزمہ پیرائی ہے
گلشن میں نہ غنچے ہیں نہ رعنائی ہے
ہر شاخِ شجر لگتی ہے سوئی سوئی
اب کے یہ عجب فصلِ بہار آئی ہے

○

محدود ہے۔ ان کے کلام میں روانی اور سلاست ہے۔ وہ قادر الکلام ہیں۔ مگر مغلق اور متروک الفاظ سے احتراز کرتے ہیں۔ عام فہم زبان سے کام لیتے ہیں۔ ان کے اشعار میں بصیرت و آگاہی ہے۔ ان کے فکر و عمل میں ہم آہنگی ہے۔ یہ میری آنکھوں دیکھی بات ہے کہ ان کے اشعار پر سامعین بعض اوقات سر دھننے لگتے ہیں۔ انہوں نے کئی ایک رباعیات اپنے ذاتی تجربات و مشاہدات کی روشنی میں کہی ہیں۔ لہٰذا وہ حقیقت سے قریب ترین معلوم ہوتی ہیں۔ اس ضمن میں ان کی چند رباعیات پر اظہار خیال کرتی ہوں۔ یوں سمجھئے کہ آفتاب کو چراغ دکھاتی ہوں۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ خدا کی ذات ہر عیب سے پاک ہے۔ یہ بھی تحقیق سے ثابت ہے کہ اس کا جلوہ ہر شئے میں ہے۔ اس عرفان کے اظہار پر مشتمل دو رباعیات ملاحظہ فرمائیے۔

سنبل میں کبھی پھول میں کانٹا دیکھا
گیسو میں گرہ دل میں سویدا دیکھا
بے عیب ہے اک ذات الٰہی برتر
اوروں کو نہ عیبوں سے مبرا دیکھا

○

آتا ہے نظر تو مجھے ہر جا یارب
تا حدِ نظر ہے ترا جلوہ یارب
توفیق عطا کر کہ میں دیکھوں خود کو
آنکھوں پہ پڑا ہے مری پردہ یارب

دوسری رباعی کے پہلے شعر میں "ہمہ اوست" اور وحدت الوجود

چھٹکارا نہیں خونِ جگر پینے سے
کیا خاک جیوں تنگ ہوں اس جینے سے
کیا درد میں اللہ سے مانگوں میں دعا
اٹھتے ہی نہیں ہاتھ مرے سینے سے

○

کیسے کہوں خارِ گلِ گلشن بد ہے
دنیا میں کوئی چیز نہ بے مقصد ہے
ہر چیز میں ہے کوئی نہ کوئی خوبی
جب وقت پڑے زہر بھی کارآمد ہے

○

آتی ہے سمجھ اپنے کیے کی پاکر
انسان سنبھلتا ہے تو ٹھوکر کھاکر
دولت نہ دلیلِ عیش ہے اے برترؔ
کچھ چاہیے دنیا میں تو کچھ کھو کر

○

ناقوس کی مندر سے صدا سنتا ہوں
گرجا سے میں آواز درا سنتا ہوں
اٹھتی ہے اذانِ صبحِ حرم سے برتر
ہر سمت سے تسبیحِ خدا سنتا ہوں

○

جب دل کی زبان سے نکل جاتی ہے
انسان کی قدر میں کمی آتی ہے
منھ بند رہے کلی تو ہے اسکی خیر
کھلتی ہے تو چاک دامنی پاتی ہے

○

ہم سے ہوئی زندگی میں غفلت کیسی
بیکار گئی ہماری فرصت کیسی
ہے وقتِ اخیر ہاتھ ملتے ہیں ہم
ہے بعدِ زوال قدرِ نعمت کیسی

○

سامانِ نشاط خواب ہو جاتے ہیں
اچھے اچھے خراب ہو جاتے ہیں
بنتے ہیں کبھی شکاری ہی شکار
تیراک ہی غرقِ آب ہو جاتے ہیں

○

ان کی چاہت کے دام میں جو آتے ہیں
وہ دشت و کوہ کی ہوا کھاتے ہیں
ان کا کوچہ ہے ایک مقتل برتر
جن کی آئی ہے وہ ادھر جاتے ہیں

○

دل اپنا کسی شوخ کو ہم دے بیٹھے
سکھ نند نہ کیا دردِ جگر لے بیٹھے
پچھتاتے ہیں ہم ہاتھ ملا کرتے ہیں
کیا کر گئے کیا کر گئے بیٹھے بیٹھے

○

کچھ دل میں ہے کچھ منہ سے ادا کرتے ہیں
وہ فعلِ منافقت کیا کرتے ہیں
انصاف کی سنتے ہیں تو دو ایک سے ہم
منہ دیکھے کی لاکھوں سے سنا کرتے ہیں

○

باعث ہے یہی ذہنی پریشانی کا
شیدا ہے تو دنیا کا زرِ فانی کا
ہے ذکرِ الٰہی سے دلی اطمینان
مشکل میں ذریعہ ہے یہ آسانی کا

○

بدخوئی سے انگشت نمائی ہوگی
ظاہر ہے برائی سے برائی ہوگی
جو دل کی ہے برتر اسے دل میں رکھو
گر منہ سے نکل جائے پرائی ہوگی

○

جھجکو نہ اگر کام پڑے مشکل سے
سیکھو وہ ثابت قدمی ساحل سے
اوروں کے لئے کبھی وہی چاہو برتر
جو اپنے لئے چاہو خلوصِ دل سے

○

نرمی سے گفتگو کیا کر سب سے
خندہ پیشانی سے ملا کر سب سے
حرفِ دانش تجھے سناتا ہوں سن
رکھ دل میں حسنِ ظن وفا کر سب سے

○

اللہ کی تنویر بھلا کیا دیکھے
انسان اگر جلوہ نہ اپنا دیکھے
اچھا ہے وہ دل جس میں نہ ہو نیت بد
وہ آنکھ بری ہے جو نہ اچھا دیکھے

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

تہنیت نامۂ شادی

فرزند ارجمند ایم اے علیم بی ای (آنرز)

بروز یکشنبہ ۱۳؍ جنوری سنہ ۱۹۷۴ء

ہدیۂ تبریک

ع — عمرِ دراز بخش اسے رزق دے وسیع — ع
ل — لب پر خدا کا شکر ہو رحمت کا ہے نزول — ل
ی — یہ عقد ہے کہ موسمِ گل کی نوید ہے — ی
م — مقبول ہو یہ عرض مری قادرِ کریم — م

ع — عالم میں یا خدا ہو عطا مرتبہ رفیع — ع
ل — لہکی ہے شاخ شاخ تو مہکا ہے پھول پھول — ل
ی — یہ محفلِ نکاح کہ ہنگامِ عید ہے — ی
م — مسرور و کامیاب رہے عمر بھر علیم — م

نغمۂ شادی

نسیم بہاری کا جھونکا چلا ہے
چمن کا چمن آج پھولا پھلا ہے
درختوں کا منظر عجب دلکشا ہے
خوشی میں ہر اک مرغ نغمہ سرا ہے
علیم و خجستہ کی شادی بپا ہے

گلستاں میں بھینی بھینی مہک ہے
ہر اک گل میں لعلِ یمن کی جھلک ہے
ہر اک ذرّے میں آفتابی چمک ہے
نرالی ہے رونق انوکھی بھڑک ہے

مٹے دل بھی جس پہ کچھ ایسی فضا ہے

دلِ شوہر و زن میں الفت مکیں ہو
مکان ان کے دم سے بہشتِ بریں ہو
بلندی میں قسمت ثریا نشیں ہو
یہ ہو مہرِ تاباں وہ ماہِ مبیں ہو

اگر التجا ہے تو یہ التجا ہے

چمن کو بہارِ دل افزا مبارک
ہو بلبل کو گل کا نظارا مبارک
کسی کو کسی کا ہو جلوہ مبارک
دلہن کو ہو ذیجاہ دولہا مبارک

یہی حاضریں کے لبوں پر صدا ہے

عروس اور نوشہ میں ہو ربط ایسا
یہ اُس پر ہو مائل وہ اِس پر ہو شیدا
ہو دنیا نے جب تک یہ آدمؑ وہ حواؑ
رہیں دونوں جیسے براہیمؑ و سارا

کی طرف اشارہ ہے۔ ساتھ دوسرے شعر ہیں۔ وہ اپنی بے بصیرتی کے قائل ہیں اور خدا سے توفیق طلب ہیں۔ کہ وہ خود کو دیکھنے کے قابل ہو جائیں۔ کیا خوب پیرایۂ بیاں ہے۔

خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ کی تعریف میں کس طرح رطب اللساں ہیں دیکھئے ؎

ہے دافعِ ہر درد و الم نام نبیؐ — لیتے ہیں اسی واسطے ہم نام نبیؐ
یہ شان یہ تکریم یہ پایہ یہ علوّ — منقوش سرِ لوح و قلم نام نبیؐ

○

احسان کیا آپؐ نے ہر دشمن پر — آیا نہ ذرا میل کبھی چیتون پر
کیا بات ہے تطہیر نبیؐ کی برتر — بیٹھی نہیں بیٹھی نہیں مکھی تن پر

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت امام حسینؓ کی شان میں رباعیات پر نظر فرمائیے۔ ؎

ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی نسبت جیسی — تھی احمد مرسلؐ سے علیؓ کو ویسی
کب تیر کھینچا ان کو خبر تک نہ ہوئی — یکسوئی تھی طاعت میں علیؓ کی کیسی

○

بیمار ہو کوئی تو مسیحا اس کے — کشتی ہو بھنور میں تو کھویا اس کے
فرمایا محمدؐ نے غدیرِ خُم میں — مولا ہوں میں جس کا علیؓ مولا اسکے

○

قدم زن ہوں اس پر جو راہِ وفا ہے

خدیجہؓ و احمدؐ کی پاکیزگی دے
بتولؓ و علیؓ کی انہیں زندگی دے
خوشی دے مسرت دے دلبستگی دے
مہ و شمس کی ان کو تابندگی دے

خدایا یہی تجھ سے میری دعا ہے

بر آئی تمنائے برتر یہ آئی
کہ ہے آج فرزند کی کتخدائی
جو تاریخ کی فکر دل میں سمائی
لبِ بام سے مجھ کو آواز آئی

یہ شان خدا ہے یہ شان خدا ہے

۲ + ۱۹۷۲ = ۱۹۷۴ سنہ ء

سہرا

دلکش و پُر بہار ہے سہرا
کس قدر خوش گوار ہے سہرا
بخشتا ہے سرور آنکھوں کو
اور دل کا قرار ہے سہرا
کیوں ہیں مرغانِ باغ نغمہ سرا
کیا نویدِ بہار ہے سہرا
اس جہاں کے نگار خانے میں
اک انوکھا نگار ہے سہرا

حمد کرتی ہے ہر کلی اس کی
واصفِ کردگار ہے سہرا

پگڑی سر کی بلائیں لیتی ہے
اور رخ پر نثار ہے سہرا

بختِ نوشہ ہوا اس طرح روشن
جس طرح تابدار ہے سہرا

کیوں نہ دیکھوں میں پیار سے بڑھ کر
خوب ہے سازگار ہے سہرا

بیادِ فرزندِ مرحوم، ایم۔ اے۔ علیم

مشفیق بھائی تھا خدمت گزار بیٹا تھا
سلوک بیوی سے بچوں سے تیرے اچھا تھا
خلیق متقی صوم و صلوٰۃ کا پابند
حلیم طبع سخی دل زکوٰۃ کا پابند
دیا حبیبوں نے تجھ کو مقام عزت کا
کہ مانتے تھے وہ لوہا تری ذہانت کا
بڑوں کی قدر کی چھوٹوں پہ تونے شفقت کی
خلوصِ قلب سے ہم مذہبوں کی خدمت کی

فروغِ علم دیا بھائیوں کو بہنوں کو
بلند پایہ کیا بھائیوں کو بہنوں کو
جو بات تو نے سنائی وہ حق تھی قرآناً
تری زباں پہ تھا بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَاناً
تو میری قوّتِ بازو تھا چین تھا دل کا
سُجھایا تو نے مجھے حل مرے مسائل کا
تو ہی تو لعلِ بدخشاں تھا میری گدڑی میں
ترے ہی دم سے اجالا تھا میری گیتی میں
تو کیا گیا مری دنیا ہوئی تہہ و بالا
پھر النصیب پڑا اضطراب سے پالا
ملالِ فرقتِ تو جان را نزار کند
دلم بہ سینہ تپد اشکِ خوں زچشم چکد
تری وفات سے دوبھر ہے زندگی میری
مجھے سنبھلنے نہ دیتی ہے بیکلی میری

کسے دکھاؤں میں داغِ جگر کہاں جاؤں
ہے بے قرار مرا دل میں کیسے سمجھاؤں
ضعیف ہوں میں ضعیفی میں کام دے گا کون
تو اٹھ گیا ہے جہاں سے مری سنے گا کون
ترا خیال میں دل سے مٹا نہیں سکتا
تجھے بھلا نہیں سکتا بھلا نہیں سکتا
تو اٹھ گیا کہ ہوا جان سے یہ تن خالی
رہی نہ آب کہ ہے لعل سے یمن خالی
وہ غم ملا ہے نہیں جس کے ضبط کا یارا
وہ درد ہے نہیں جس درد کا کوئی چارا
قدم قدم پہ کی ماں باپ سے وفا تو نے
کمائی دولتِ خوشنودیٔ خدا تو نے
نکو عمل ترے عقبیٰ میں رنگ لائیں گے
بنیں گے تیرے معاون وہ کام آئیں گے

دعا ہے بقعۂ تنویر تیری تربت ہو
ملے بہشتِ بریں تو غریقِ رحمت ہو

غمِ علیم

از جناب ایم اے قادر صاحب، بی ٹی، ایم اے آئی ٹی ناظم

گلچیں نے توڑ ڈالا گلِ ہستیٔ علیم
نکلی ہے بوستاں سے روتی ہوئی شمیم
ہر شاخ سینہ کوب ہے بلبل ہے نوحہ گر
شبنم ہے اشکبار تو ہے صرفِ بکا نسیم
نورِ نظر مناف کا دنیا سے چل بسا
یارب گناہ بخش تو ہے غافر و رحیم
اہل و عیال و خویش کو صبرِ جمیل دے
مرحوم کو الٰہی تو دے جنّتِ نعیم

بیوی ہے اشکبار تو بچے ہیں مضطرب
ضربِ الم سے سینہ ہے صد چاک دل دونیم
انساں کے روپ میں وہ فرشتہ تھا ہو بہو
خوشخو ذہین، شیریں سخن عاقل و فہیم
تاریخ لکھ رہا ہوں تو روتا ہے دل ظہیر
اک صدمۂ عظیم ہوئی رحلتِ علیم

۱۹۹۱ء

قطعۂ تاریخ

سخن ہے شیریں خیالِ اطہر جھلک رہا ہے کمال و جوہر
صدائے دل ہے تھرکتے لب پر نوائے نو ہے پیامِ برتر

ظہیر شکرِ خدائے قادر سنِ اشاعت قبولِ خاطر
یہ شرف اک یک گہر ہے نادر کلامِ برتر ہے "آبِ گوہر"

سنہ ۱۹۶۳ء

تسبیح پڑھی ذکر کیا سجدے میں
اللہ ترا نام لیا سجدے میں
رن میں بھی عبادت سے نہ غفلت برتی
شبیرؓ نے سر اپنا دیا سجدے میں

○

اخلاقیات پر مبنی کئی رباعیات ہیں۔ نمونے کے طور پر چند یہاں درج کرتی ہوں ؎

بے پھول گلستان نہیں ہو سکتا
بے ذرہ بیابان نہیں ہو سکتا
ہو قول و عمل میں نہ تطابق جب تک
انسان وہ انسان نہیں ہو سکتا

○

تو عمر قناعت میں بسر کر اپنی
رکھ شکرِ الٰہی سے زباں تر اپنی
ہے حد سے تجاوز بری عادت برتر
پھیلا تو قدم دیکھ کے چادر اپنی

○

فرسودہ روایات پہ جایا نہ کرو
بے جا ہو اگر رسم نبھایا نہ کرو
"لَا تُسْرِفُوْ" قرآن میں کہتا ہے خدا
دولت کی کرو قدر لٹایا نہ کرو

○

جس نے کسی محتاج کی جھولی بھر دی
دل فتح کیا اس نے مہم سر کر دی
ایمان یہی اور یہی مذہب ہے
انسان کو انسان سے ہو ہمدردی

○

اللہ سے عطا مانگ تو سونے سے قبل
عقبیٰ کا بھلا مانگ تو سونے سے قبل

AAB-E-GOWHAR

Rubaaiyaat

BARTAR MADRASI

شاید ہو تری زیست کی یہ رات اخیر　　بخشش کی دعا مانگ تو سونے سے قبل

○

یوں تو انھوں نے مختلف موضوعات پر رباعیات لکھی ہیں۔ قومی یکجہتی پر ان کی رباعیات کس قدر پُرمعنی اور اثر انگیز ہیں ذرا چشم توجہ سے دیکھئے۔ ع

اوروں کی نہ غیبت نہ برائی بھائی　　بھائی تو مجھے سب کی بھلائی بھائی

اک ایک سے رکھ رسم محبت برتر　　ہم بندۂ اللہ ہیں بھائی بھائی

اس رباعی کے آخری مصرع میں "بھائی بھائی" کی بندش نے رباعی کے حسن کو دوبالا کر دیا ہے۔

ہیں لاکھ تمنائیں مگر دل ہے اک　　لیلاؤں کی بھرمار ہے محمل ہے اک

پہنچے کوئی کاشی کو کہ مکہ ہو کر　　راہیں تو جدا گانہ ہیں منزل ہے اک

رباعیات کی خوبیوں کا کیا بیان کروں۔ ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر ہے اگر مفصل بیان کرتی جاؤں تو بوجہ طوالت عین ممکن ہے کہ میرا پیش لفظ کتابچے کی صورت اختیار کرے۔ لہٰذا اختصار سے کام لیتی ہوں۔ جی چاہتا ہے کہ نماز پر لکھی ہوئی رباعی جو محلِ نظر ہے یہاں درج کروں ع

منھ بند کلی دل کی کھلا دیتی ہے　　راہی کو اندھیرے میں جلا دیتی ہے

کیا چیز ہے کیا چیز ہے برتر یہ نماز　　اللہ سے بندے کو ملا دیتی ہے

اہل نظر جانتے ہیں کہ اس رباعی میں کیا خوبی ہے۔ الفاظ کی نشست دیکھئے۔ اسلوبِ بیان پر نظر ڈالیے۔ نماز کی فضیلت کس قدر آسان پیرائے میں واضح کر دی گئی ہے۔

ہر رباعی میں کوئی نہ کوئی خوبی ضرور ہے۔ مجموعہ ایک سنگِ گوہر ہے سب خوبیوں کو حیطۂ تحریر میں لانا میرے بس کی بات نہیں قارئینِ کرام خود مطالعے سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ع

مشک آن است کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

چوں کہ یہ مجموعۂ کلام میرے مرحوم بیادر بزرگوار کے نام سے منسوب ہے اس لیے میں اپنا فرضِ عین سمجھتی ہوں کہ چند کلمات منسوب الیہ کے متعلق سپردِ قلم کروں۔ وہ نہ صرف ذہین اور اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے بلکہ کئی ایک نیک صفات کے حامل تھے۔ خدائے کریم نے انہیں اچھے سے اچھے عہدے سے سرفراز فرمایا تھا۔ وہ اپنے محکمہ کی جانب سے نیابت پر کچھ مدت تک لندن اور امریکہ میں مقیم رہے۔ اگرچہ وہ ایچ۔ اے۔ یل، حیدرآباد میں چیف مینیجر کے قابلِ قدر عہدے پر فائز تھے مگر ان کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ کوئی ان کے لباس اور طرزِ گفتار سے ان کی حیثیت کا پتہ نہ لگا سکتا تھا۔ میرے والدِ محترم نے اپنی نظم "بیادِ فرزندِ مرحوم یم۔ اے علیم" میں اپنے فرزند کے اخلاق کی تصویر ہو بہو کھینچی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔ ع

خلیق متقی صوم و صلوٰۃ کا پابند　　　علیم طبع سخی دل زکوٰۃ کا پابند
جو بات تو نے سنائی وہ حق تھی قرآناً　　　تری زباں پہ تھا یا ثواالیں شیا آحسناً

ہم بھائی بہنوں پر ان کے بہتیرے احسانات ہیں۔ ان کا ہم سے یکایک جدا ہونا ایک قیامت خیز سانحہ ہے۔ یہ وہ داغِ مفارقت ہے جو ہمارے دلوں سے مٹانے سے نہیں مٹایا جاتا۔ جب ان کی یاد آتی ہے تو آنکھیں بے اختیار اشکبار ہوتی ہیں اور دل سینے میں تڑپ اٹھتا ہے۔ کیا کیا جائے تقدیر کے آگے کسی کی کب چلی ہے کسی کی کیا مجال کہ قدرت میں رائے زنی کرے۔ ہم مجبور بندے صبر و دعا کے سوا اور کیا کر سکتے ہیں بس میں بھی اپنے والد محترم کی ہمنوا ہوں ؎

دعا ہے بقعۂ تنویر تیری تربت ہو
ملے بہشتِ بریں تو غریقِ رحمت ہو

(آمین)

آخر الامر میں معزز قارئین سے گزارش کرتی ہوں کہ اس مجموعۂ رباعیات کو بغور پڑھیں، اکتسابِ فیض کریں اور میرے مرحوم بھائی کے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں۔

نیاز مند

ڈاکٹر خالدہ بیگم ایم۔ اے، بی ایڈ
آر۔ ایم۔ پی

ہدیۂ تشکّر

میں میرے چھوٹے بھائی جناب محمد عبد القادر صاحب بی۔ ٹی اے ایم آئی ڈی ظہیر اور میرے جگری دوست جناب حسن فیّاض صاحب ایم اے حسن کا تہہِ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میرے مجموعۂ رباعیات پر نظرِ ثانی فرمائی۔

احسان مند

ایم اے مُنافؔ برترؔ

حمد

نہ کھلتا ہے یارب کہاں تو مکیں ہے
دو عالم میں جلوہ ترا ہر کہیں ہے

نہ ہے رنگ تیرا نہ ہے شکل تیری
کہوں کس زباں سے چناں ہے چنیں ہے

تو چاہے تو ذرّے کو خورشید کر دے
ترے دستِ قدرت میں کیا کچھ نہیں ہے

تری حمد جتنی بھی کی جائے کم ہے
تو رحمان ہے مالکِ یومِ دیں ہے

جو دارین میں ہے وہ سب کچھ ہے تیرا
ترا ہی فلک ہے تری ہی زمیں ہے

ہے تیرے سوا کون معبود میرا
ترے آگے سجدے میں میری جبیں ہے

ترا نام رہتا ہے میری زباں پر
تری یاد دل میں مرے جاگزیں ہے

ترا فیض ہے عام شاہ و گدا پر
نہ مخصوص آں ہے نہ محدود ایں ہے

محمدؐ ہیں بندے بھی تیرے نبیؐ بھی
یہ ہے میرا ایماں یہ میرا یقیں ہے

بتاؤں کہ کیا چیز قرآں ہے تیرا
یہ گنجِ گراں ہے یہ حبل المتیں ہے

تو جو کچھ بھی دے میں ہوں راضی اسی پر
نہ ابرو پہ بل ہے نہ ماتھے پہ چیں ہے

ترا حسن ہے جلوہ آرا جہاں میں
یہی وجہ ہے ذرّہ ذرّہ حسیں ہے

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ

نام کتاب : آبِ گوہر

شاعر : برتر مدراسی

پتہ : پلاٹ نمبر ۱۵، کمارن نگر، پروَلّور، مدراس ۸۲

تعدادِ اشاعت : ۵۰۰

کاتب : محمد نصرت سعید، وانمباڑی

مطبع : تاج پرنٹرس، ۱۰۷ ایم بی اسٹریٹ، وانمباڑی

قیمت : ۲۵ روپیے

سرِ ورق : محمد جاوید اکرم، وانمباڑی۔

سنِ اشاعت : سنہ ۱۹۹۲ء

ملنے کے پتے

۱. گوہر پریس، ٹریپلیکین ہائی روڈ، مدراس ۔ ۵

2 ڈاکٹر غلام غوث خان ایم بی بی ایس ۳۵ لتھورام اسٹریٹ مدراس ۲

3 ڈاکٹر ایوب خان بی وی ایس سی ۶ راتی پٹھان اسٹریٹ، مدراس ۲

4 حاجی ایم۔ اے۔ مناف برتر

پلاٹ نمبر ۱۵، کمارن نگر، پروَلّور، مدراس ۔ ۸۲

پتہ چل گیا نَحنُ اَقرَبُ سے مجھ کو
کہ تو میری گردن کی رگ کے قریب ہے
نہ تجھ کو پکاریں تو کس کو پکاریں
تو ہی بے کسی میں ہمارا معیں ہے

سوا تیرے اس کی خبر کون لے گا
یہ برتر تو گمنام و گوشہ نشیں ہے

نعت

ہے لازم ہمیں احترامِ محمدؐ
کہ بعدِ خدا ہے مقامِ محمدؐ
اگرچہ نہیں ہیں سزاوار اس کے
مرے ہونٹ لیتے ہیں نامِ محمدؐ
یہ ممکن نہیں اس میں ردّ و بدل ہو
پیامِ خدا ہے پیامِ محمدؐ
چلن دِل کو بھاتا ہے کبکِ دری کا
کہ سیکھا ہے اس نے خرامِ محمدؐ

حسب یا نسب کا یہاں ذکر کیسا
اخوّت پہ مبنی نظامِ محمدؐ

زمیں کی کہوں کیا زمیں تو زمیں ہے
ہے چرخِ بریں زیرِ گامِ محمدؐ

خدا نے کیا انتظامِ تحفّظ
رہا نوّر ہیں جب قیامِ محمدؐ

دلِ سنگ بھی جس کو سن کر پسیجے
موثّر ہے ایسا کلامِ محمدؐ

کھلیں اس پہ اسرارِ کون و مکاں کے
جو ہو جائے سرمستِ جامِ محمدؐ

دیا ہم کو قرآں بھی دینِ متیں بھی
زمانے پہ ہے فیضِ عامِ محمدؐ

یہ برتر ہے اصحاب و عترت کا شیدا
یہ برتر ہے ادنیٰ غلامِ محمدؐ

مجموعۂ رباعیات

حمد

سنبل میں کجی پھول میں کانٹا دیکھا
گیسو میں گرہ دل میں سویدا دیکھا
بے عیب ہے اک ذاتِ الٰہی برتر
اوروں کو نہ عیبوں سے مبرّا دیکھا

○

لرزاں ہوں تو ہوں تیرے غضب کے ڈر سے
امید کرم ہے تو ہے تیرے در سے
اے ربِّ دو عالم تو دکھا دے جلوہ
کب تک ترے دیدار کو ترسے ترسے

○

بے چون و چرا مانتے ہیں سب تجھ کو
کرتا ہے فراموش کوئی کب تجھ کو
برتر ہے گنہگار کی بخشش کردی
بھائی ہے ادا کو فنی یارب تجھ کو

○

کیا حمد کروں گُنگ زباں ہے یارب
عظمت تری بالائے بیاں ہے یارب
پتھر میں بھی کرمک کو غذا ملتی ہے
تجھ سا نہ کوئی رزق رساں ہے یارب

○

پیتا ہوں خنک آب ہوا کھاتا ہوں
لگتی ہے اگر بھوک غذا کھاتا ہوں
کس منہ سے ترا شکر ادا ہو یارب
کھاتا ہوں تو تیرا ہی دیا کھاتا ہوں

○

ہوں شکر بلب خواہ وہ کچھ بھی کر دے
ٹھکرا دے مجھے یا مری جھولی بھر دے
چاہے تو وہ بخشے مرے عصیانِ کبیر
چاہے تو سزا لغزشِ ادنیٰ پر دے

○

کیا خاک کوئی سمجھے حقیقت تیری
سیّارے ہیں گردش میں یہ قدرت تیری
جب لینی ہے تجھ کو تو اسے لے لے گا
یارب ہے مری جان امانت تیری

○

آگے ترے پندارِ ہمہ دانی کون کرے
علّام ہے تو ہم سخنی کون کرے
عزّت دے کہ ذلّت دے یہ تیری مرضی
قدرت میں تری رائے زنی کون کرے

○

تو عدل کا سکّہ بھی بٹھا دیتا ہے
احسان کا نقشہ بھی جما دیتا ہے
رکھتا ہے گناہوں کی برابر گنتی
نیکی مری دہ چند بڑھا دیتا ہے

○

انساں کو زمیں پر دی خلافت تونے
کی خاک کے پتلے پہ عنایت تونے
طرّہ یہ ہے دے کر اسے علمِ اسماء
بخشی ہے فرشتوں پہ فضیلت تونے

○

حکمت سے نہ خالی ترے آئین و اصول
اک ایک ترا امر ہے یارب معقول
بس فرض ہمارا ہے کہ مانگیں تجھ سے
موقوف ہے مرضی پہ تری ردّ و قبول

○

انساں کو دشوار ترا عرفاں ہے
قادر ہے تو قدرت تری بے پایاں ہے
یارب نہ تری دین میں ہے کوئی کمی
ہے مجھ کو گلہ تنگ مرا داماں ہے

○

آتا ہے نظر تو مجھے ہر جا یارب
تا حدِّ نظر ہے ترا جلوا یارب
توفیق عطا کر کہ میں دیکھوں خود کو
آنکھوں پہ پڑا ہے مری پردا یارب

○

ہو مائلِ نیکی وہ طبیعت دیدے
میں راہ پہ آجاوں ہدایت دیدے
سنتا ہوں کہ دیتا ہے تو بے اندازہ
یارب مرے دامن کو بھی وسعت دیدے

○

نعت

ہے عشقِ شہِ جن و بنی آدم کا
مجھ تک ہو گزر کیسے الم کا غم کا
جب نام نبیؐ میں نے لیا کام بنے
لو ان سے لگائی تو مقدّر چمکا

○

جب لوگ چلیں شارعِ پیغمبرؐ پر
رحمت کی گھٹا برسے گی اک اک گھر پر
جو سر نہ جھکے بارگہِ مولا میں
تقدیر جھکاتی ہے اسے در در پر

○

۱۔ اظہارِ خلوص	5
۲ پیش لفظ	
۳ ہدیۂ تشکّر	16
حمد	17
نعت	20
رُباعِیات	22
حمد	23
نعت	28
منقبت	35
متفرق رُباعیات	40
تہنیت نامۂ شادی / ہدیۂ تبریک	114
نغمۂ شادی	115
سہرا	118
نظم۔ بیادِ فرزند	120
غم علیم — از جناب ایم اے قادر صاحب	124
قطعۂ تاریخ	126

اے احمدِ مختار تمہاری شاں میں
طاہا کہیں یاسین کہیں قرآں میں
ہم وصف تمہارا جو کیا کرتے ہیں
آتی ہے نئی جان ہماری جاں میں

○

اے مسلم غافل تو پڑھا کر قرآں
کھولے گا ترا اپنے مقدّر قرآں
ہر بات محمدؐ کی تھی معجز لیکن
ہے سب سے بڑا معجزہ برتر قرآں

○

بلبل کو گلِ تر کی معیّت بس ہے
قمری کو صنوبر کی رفاقت بس ہے
اللہ کو پانے کے لئے اے برتر
بندے کو محمدؐ کی اطاعت بس ہے

○

رکھ شمعِ ولا ان کی فروزاں دل میں
ہے جن کی ثنا سورۂ مزمّل میں
ہوتا ہے جہاں ذکرِ محمدؐ بر تر
آتے ہیں ملک عرش سے اُس محفل میں

○

ہے دافعِ ہر درد و الم نامِ نبیؐ
لیتے ہیں اسی واسطے ہم نامِ نبیؐ
یہ شان یہ تحریم یہ پایہ یہ علوُ
منقوش سرِ لوح و قلم نامِ نبیؐ

○

ہاں قوم وہی فتح کی حقدار بنی
اخلاق میں جو حاملِ ایثار بنی
یہ بدر میں اعجازِ محمدؐ دیکھا
لکڑی جو عکاشہؓ کو دی تلوار بنی

○

خود دامنِ صد چاک سیا کرتا ہوں
اس رنگ سے دنیا میں جیا کرتا ہوں
چٹخارے بھرا کرتی ہے رہ رہ کے زباں
جب نام محمدؐ کا لیا کرتا ہوں

○

جس ذات کا شیدا ہے ازل سے معبود
برتر ہے محمدؐ کی وہ ذاتِ مسعود
اس شخص پہ دس بار خدا بھیجے گا
اک بار جو بھیجے گا محمدؐ پہ درود

○

احسان کیا آپ نے ہر دشمن پر
آیا نہ ذرا میل کبھی چتون پر
کیا بات ہے تطہیرِ نبیؐ کی برتر
بیٹھی نہیں بیٹھی نہیں مکھی تن پر

○

اللہ کی تنویر تمہاری صورت
ہے آیۂ تطہیر تمہاری صورت
الّیل کی تشریح تمہارے گیسو
النور کی تفسیر تمہاری صورت

○

تعذیبِ الٰہی سے میں ڈر کر رویا
دن بھر کبھی رویا کبھی شب بھر رویا
کیا ولولۂ عشق ہے اللہ اللہ
بچھڑا جو محمدؐ سے تو منبر رویا

○

غزوے میں قتادہؓ نے جو ضربت کھائی
اک آنکھ اسی ضرب سے باہر آئی
حدقے میں محمدؐ نے اسے پھر رکھا
بینائی قتادہؓ نے فزوں تر پائی

○

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

کیفیّتِ فردوس مدینے میں ہے
جینے کی حلاوت وہیں جینے میں ہے
وہ مشک ہیں یا عنبرِ سارا ہیں کہاں
خوشبو جو محمدؐ کے پسینے میں ہے

○

منہ کو مرے مصروفِ ثنا رکھا ہے
سر میں نے بصد عجز جھکا رکھا ہے
دل میں ہے محمدؐ کی محبّت برتر
میں نے درِ نایاب چھپا رکھا ہے

○

کچھ ایسی محبّت ہے نشہ لگی ہے
آنکھوں سے ہوں قربان تصدّق تاجی سے
کرتا ہوں محمدؐ کے لبوں کی تعریف
کیا لعل نکلتے ہیں مری گدڑی سے

○

پیغامِ خداوند ہے پیغامِ نبیؐ
بے عذر بجا لایئے احکامِ نبیؐ
محمود ہے یہ اور محمدؐ ہیں وہ
مشتق ہے خدا کے نام سے نامِ نبیؐ

○

خدمت میں ہوا آپ کی اشتر گویا
فرقت میں ہوا کرب سے منبر گویا
کیا کیا ہوئے اعجازِ نبیؐ سے برتر
نکلی سے رواں آب تو پتھر گویا

○

منقبت

ہیں دستِ خدا جو دیں بہ ترؔ حیدرؓ
پیکار کے میدان میں صفدر حیدرؓ
کس طرح محمدؐ سے جدا سمجھوں میں
جب اصل میں ہیں نفسِ پیمبرؐ حیدرؓ

○

ہر بندِ مصیبت سے رہائی ہو گی
ہو نام علیؓ عقدہ کشائی ہو گی
کچھ اور نہیں چارۂ کار اے بہ ترؔ
تقلیدِ علیؓ ہی سے بھلائی ہو گی

○

تسبیح پڑھی ذکر کیا سجدے میں
اللہ ترا نام لیا سجدے میں
رَن میں بھی عبادت سے نہ غفلت ہوتی
شبیرؓ نے سر اپنا دیا سجدے میں

○

ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی نسبت جیسی
تھی احمدِ مرسلؐ سے علیؓ کو ایسی
کب تیر کھنچا ان کو خبر تک نہ ہوئی
یکسوئی تھی طاعت میں علیؓ کی کیسی

○

احمدؓ نے کی سو بار علیؓ کی مدحت
ہے افضلِ اذکار علیؓ کی مدحت
اے میثمؓ فدوی ہیں تمہارے قرباں
کی تم نے سرِ دار علیؓ کی مدحت

○

پیکار میں کرّار ہو تم اے حیدر رضؓ
اسلام کے سالار ہو تم اے حیدر رضؓ
ہر جنگ میں منہ پھیر دیا دشمن کا
جرّاروں کے جرّار ہو تم اے حیدر رضؓ

○

کیا شان ہے اے حیدرِ رضؓ کرّار اپنی
جو قبلۂ حاجات وہ سرکار اپنی
کیا غزوۂ خندق میں دکھائے جوہر
دی احمدِ مختارؐ نے دستار اپنی

○

لوں نام تو کام آتے ہیں فی الفور علی رضؓ
مشکل میں معاون ہیں بہر طور علی رضؓ
ہے "لحمک لحمی" سے یہ روشن ہم پر
ہیں ایک حقیقت میں نبیؐ اور علی رضؓ

○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بنامِ الٰہی شروع بیاں ہے
جو رحمان و بخشندۂ مذنباں ہے

انتساب

میں یہ کتاب میرے فرزند نیک ایم۔ اے علیم (مرحوم) کے نام سے منسوب کرتا ہوں۔ جو سوئمنگ پول، ایچ اے۔ یل حیدرآباد میں تیرتے ہوئے جان بحق ہو گئے۔

تاریخِ پیدائش : 26-12-1948

تاریخِ وفات : 27-4-1991

تعلیم : بی ئی (آنرز) یم ٹک

عہدہ : چیف مینیجر، ایچ اے ایل، حیدرآباد

قطعۂ تاریخِ وفات

ہماری کیا چلے گی جب ہے سب کچھ اسکی قدرت میں
بقا ہے ذات کو اس کی تو ہم فانی حقیقت ہیں
اسی کو سونپ کر فرزند برتر نے کہی تاریخ
خدا ہی دے جگہ اپنے جوار و قربِ رحمت میں

۱۹۹۱ء

اسرارِ خفی حق کے ولی سے پوچھو
یعنی شہِ ابرار علیؓ سے پوچھو
ایثار ہے کیا زہد ہے کیا صبر ہے کیا
شبیرؓ امامِ ازلی سے پوچھو

○

الحاد کی تردید نہیں تو کیا ہیں
وہ شارحِ توحید نہیں تو کیا ہیں
ہر دور میں اٹھتی ہے صدائے شبیرؓ
وہ زندۂ جاوید نہیں تو کیا ہیں

○

ہر دور میں یہ ریت چلی آئی ہے
باطل کی، بحق معرکہ آرائی ہے
شبیرؓ نے کیا خوب کیا ہے سودا
سر دے کے حیاتِ ابدی پائی ہے

○

ملحوظ تھی سادات کی توقیر کہاں
کی جو رہیں بیداد ہیں تاخیر کہاں
کیا کیا نہ کیا تو نے یزید ظالم
ہاتھ آئی تجھے بیعت شبیرؓ کہاں

○

بیمار ہو کوئی تو مسیحا اس کے
کشتی ہو بھنور میں تو کھویا اسکے
فرمایا محمدؐ نے غدیر خم میں
مولا ہوں میں جس کا علیؑ مولا اسکے

○

متفرق رباعیات

وہ شور نہ باقی ہے نہ وہ ہاہو ہے
سلے دے کہ اب اس بزم میں یہیں ہوں تو ہے
الفت نہیں چھپتی نہیں چھپتی بر تر
سر چڑھ کے جو بولے وہ یہی جادو ہے

○

ایمان فروشی کروں توبہ توبہ
ملّت سے برائی کروں توبہ توبہ
نسبت نہ مجھے شام سے یا کوفے سے
میں وعدہ خلافی کروں توبہ توبہ

○

جو کام کرو پہلے پڑھو بسم اللہ
رکھو جو توکّل تو توکّل باللہ
دفعیۂ شیطان کو مجرّب آیت
لَاحَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ

○

ارباب حقیقت جو ہو اکیا دیکھا
اک ذرۂ ناچیز میں صحرا دیکھا
برترؔ کو نظر آئی خدا کی قدرت
اک قطرے کے آغوش میں دریا دیکھا

○

کچھ لوگ ہیں جن کو نہ ریا آتی ہے
کچھ ایسے ہیں جن کو یہ ادا آتی ہے
کچھ ایسے بھی بندے ہیں خدا کے برترؔ
دیکھوں تو مجھے یادِ خدا آتی ہے

○

ناخوب سنائی نہ گئی اوروں کو
رنجش نہ کبھی مجھ سے ہوئی اوروں کو
کچھ غم نہیں گر میری خوشی چھن جائے
لیکن ہو مرے دم سے خوشی اوروں کو

○

بے پھول گلستان نہیں ہو سکتا
بے ذرّہ بیابان نہیں ہو سکتا
ہو قول و عمل میں نہ تطابق جب تک
انسان وہ انسان نہیں ہو سکتا

○

کرتا ہوں بسر اپنی مشقّت بھر کے
چلتا ہوں زمانے میں خدا سے ڈر کے
اے وقت نہ تجھ سا ہے مسیحا کوئی
سب زخم مرے بھر گئے اک اک کر کے

○

کم ہے نہ کوئی ایک ہے افزوں اک سے
کس منہ سے کہے ایک اکڑفوں اک سے
اس واسطے دو کان دئے ہیں حق نے
گر اک سے سنوں میں تو اڑا دوں اک سے

○

اخلاق و مروّت سے ہے عاری دنیا
کیا بات ہے پھر بھی ہمیں پیاری دنیا
ہم منتظرِ رحم و کرم ہیں برتر
امّید پہ قائم ہے ہماری دنیا

○

نادان ہے اے دل تو ہے شیدا کن کا
فتنہ و دم و مکر ہے شیوہ جن کا
جانان کے مقابل نہ کبھی اے برتر
وہ برقِ جہاں سوز ہیں تو ہے تن کا

○

مردانگیٔ حضرتِ خالدؓ مانگو
تم ولولۂ مردِ مجاہد مانگو
دنیا کے فوائد ہیں دو روزہ برتر
اللہ سے عقبیٰ کے فوائد مانگو

○

الفت کی گزرگاہ میں جانکاہی ہے
لیکن مری ہمت میں نہ کوتاہی ہے
اک ایک سے برتاؤ ہے ایسا میرا
دشمن نے بھی میری نیکی چاہی ہے

○

سچ ہے کہ نہ بے عیب ہوں اپنے فن میں
کیا داغ نہ ہوتا ہے مہہ روشن میں
ہے مجھ کو خبر ساتھ نہ آئے گا کوئی
کام آئیں گے اعمال مرے مدفن میں

○

بادل نہ برستا ہے فقط گلشن پر
میں نے اسے دیکھا ہے برستے بن پر
وہ کام کرو جس سے بھلا ہو سب کا
ترجیح نہ دو دوست کو بھی دشمن پر

○

عشرت مجھے بے فکر کئے جاتی ہے
غفلت پہ مری طبع کو اکساتی ہے
اے درد گلے کیوں نہ لگاؤں تجھ کو
تو ہو تو مجھے یاد خدا آتی ہے

○

جانا ہے جو ظاہر پہ وہ دیوانہ ہے
باطن کو جو دیکھے وہی فرزانہ ہے
اوروں کی حقیقت کی خبر کیا تجھ کو
اپنی ہی حقیقت سے تو بیگانہ ہے

○

دم بھر کی بھی راحت نہیں یارب مجھ کو
اس جینے سے رغبت نہیں یارب مجھ کو
دنیا کے مشاغل میں گھرا ہوں ایسے
مرنے کی بھی فرصت نہیں یارب مجھ کو

○

ایسا ہو کہ گرداب مقابل آ جائے
میں موڑ دوں کشتی کو تو ساحل آ جائے
ناکامی ہے الفت میں کوئی شے برتر
چل راستہ کترا کے تو منزل آ جائے

○

اس بزم میں رونق ہے ترے آنے سے
سونی ہوئی جاتی ہے ترے جانے سے
باطن میں سمجھ دار ہیں وہ اے برتر
ظاہر میں نظر آتے ہیں دیوانے سے

○

ہو گی جو مہک پھول کی وقعت ہو گی
سیرت ہو تو انسان کی عزت ہو گی
اک ہاتھ سے بجتی نہیں تالی برتر
دل دل سے ملے گا تو محبت ہو گی

○

LATE

M. A. ALEEM SAHIB

B. E. (Hons.) M. Tech.

Chief Manager, H. A. L.

HYDERABAD.

Born : 26–12–1948

Died : 27– 4–1991

اک ایک خطا میری مٹتی جاتی ہے
گردن جو ندامت سے جھکی جاتی ہے
نیکی پہ کروں کیوں میں تکبّر برترؔ
نیکی مری برباد ہوئی جاتی ہے

○

قسمت کبھی بیدار کبھی سوتی ہے
جو ہونی ہے دنیا میں وہی ہوتی ہے
ہر رنگ میں کر اس کی حفاظت برترؔ
عزّت جسے کہتے ہیں وہ اک موتی ہے

○

کہتے ہیں جسے پائے رواں کی لغزش
وہ میری نظر میں ہے کہاں کی لغزش
مٹی میں ملی جاتی ہے عزّت برترؔ
ہے سب سے بری چیز زباں کی لغزش

○

ہے سارے صحائف سے فزوں تر قرآں
گم کردہ رہوں کے لئے رہبر قرآں
یہ گنجِ الٰہی نہ بنا اک دن میں
اترا ہے بتدریج نبیؐ پر قرآں

○

جب تک نہ زباں تیری ہلے کیا جانوں
دل میں ترے کیا کیا ہیں گلے کیا جانوں
اس واسطے سب سے بخوشی ملتا ہوں
کس بھیس میں اللہ ملے کیا جانوں

○

دیکھا ہے کہ آرام جہاں ملتا ہے
اک روز ہمیں دکھ بھی وہاں ملتا ہے
در در پہ جھکایا کریں کیوں سر اپنا
ان سجدوں سے اللہ کہاں ملتا ہے

○

کچھ فائدہ پہنچا نہ کتابیں پڑھ کر
مستی ترے بین پن کی نہ اتری چڑھ کر
تو ڈھونڈ نہ منزل کو کئے جانیکی
چومے گی قدم آپ ہی منزل بڑھ کر

○

لوگوں میں محبت کے نہ بندھن دیکھے
رہبر نہ دکھائی دیئے رہزن دیکھے
بالغیب ہے ایمان ہمارا ہر تو
اللہ کو ہم مانتے ہیں آن دیکھے

○

تم دیکھ لو کچھ آج تو کچھ کل چل کر
دنیا کی کرو سیر یونہی چل چل کر
تابوت میں ہم جائیں گے لیٹے لیٹے
جاتا ہے عدم کو کوئی پیدل چل کر

○

کرتے نہیں کچھ غور کہے دیتے ہیں
جو بھی ہو وہ فی الفور کہے دیتے ہیں
اک بات چھپاتے نہیں دل ہیں برترؔ
کہنے کی نہیں اور کہے دیتے ہیں

○

اک رنگ میں کب اہلِ جہاں ہوتے ہیں
کچھ شاد تو کچھ صرف فغاں ہوتے ہیں
اللہ کی سنّت ہے تضاد اے برترؔ
ہیں پھول جہاں خار وہاں ہوتے ہیں

○

رکھتا ہے ہر اک روگ تعلّق تن سے
اعضائے بدن چھوتے ہیں سو جتن سے
لیکن جسے کہتے ہیں محبّت برترؔ
اس روگ کو ہوتا ہے علاقہ من سے

○

ملتے ہیں گلے سب سے محبّت والے
ہیں شکر بلب صبر و قناعت والے
جو جان ہتھیلی پہ لئے پھرتے ہیں
وہ بادۂ توحید کے ہیں متوالے

○

پھر نغمۂ عشرت نہ لبوں پر آیا
اے وقت گزشتہ تو نہ مُڑ کر آیا
رنگین جوانی کی مجھے یاد آئی
اے پھول تجھے دیکھ کے جی بھر آیا

○

قسمت جو پھرے کام بگڑ جاتے ہیں
جب آئے خزاں باغ اجڑ جاتے ہیں
پیری میں گر یں دانت عجب کیا برتر
پت جھڑ میں شجر کے پات جھڑ جاتے ہیں

○

دنیا کی ہوس میں جو بہک جاتا ہے
وہ جادۂ نیکی سے بھٹک جاتا ہے
موتی سے بھی بڑھ کر ہے وہ آنسو برتر
جو خوفِ الٰہی سے ٹپک جاتا ہے

○

جس نے کسی محتاج کی جھولی بھر دی
دل فتح کیا اس نے مہم سر کر دی
ایمان یہی اور یہی مذہب ہے
انسان کو انسان سے ہو ہمدردی

○

جو راستی کی راہ سے پھر جاتا ہے
آلام و مصائب میں وہ گھر جاتا ہے
گردن کشو لو اس سے سبق عبرت کا
فوّارہ اُچھلتا ہے تو گر جاتا ہے

○

اچھی نہ نظر آئی جو دنیا دیکھی
مجنوں کی نگاہوں سے نہ لیلیٰ دیکھی
یہ دیکھ بھلی کیا ہے بری کیا بڑھ کر
تو مان نہ لے خلق کی دیکھا دیکھی

○

کب یادِ خدائے دو جہاں آتی ہے
جب سر پہ بلائے آسماں آتی ہے
مشکل میں پریشان نہ ہو اے بر تر
مشکل تو برائے امتحاں آتی ہے

○

کی جاتی ہے پڑتال تجھے زر دے کے
نیکی تو کما نام خدا پر دے کے
ہوتا ہے مجاہد سے یہ سودا کیا خوب
لیتا ہے حیاتِ ابدی سر دے کے

○

ہم نام و نمائش پہ اڑے جاتے ہیں
کیا صلح زمانے سے لڑے جاتے ہیں
اس فعل قبیحہ پہ جو لائم ہو ضمیر
غیرت سے زمیں میں ہم گڑے جاتے ہیں

○

ہر روز نیا رنگ ہے دنیا کیا ہے
حیرت میں ہیں آنکھیں یہ تماشا کیا ہے
دھوکہ ہے تعصّب ہے ریا کاری ہے
اخلاص ہے مفقود مگر کیا کیا ہے

○

میں خندہ بلب جاؤں کہ گریاں جاؤں
دنیا سے جو جاؤں تو پشیماں جاؤں
دھو ڈالے ہیں تونے مرے داغِ عصیاں
اے اشکِ ندامت ترے قرباں جاؤں

○

یرموک میں تھے چند مجاہد ایسے
جو پیاس سے زخموں سے تھے بسمل جیسے
پانی نہ پیا ایک نے اک کی خاطر
تھے صاحبِ ایثار مسلماں کیسے

○

ہم جانتے ہیں کیا ہے حقیقت دم کی
ڈھے جاتی ہے پل بھر میں عمارت دم کی
شیطانی وساوس ہوئے زائل برتر
پڑھ پڑھ کے جو "لاحول" کی آیت دم کی

○

ہوتی ہے سحر شمع کی ضو جاتی ہے
پیری میں ہماری تگ و دو جاتی ہے
دل آپ سے آتا ہے کسی پر برتر
الفت تو نہ کی جاتی ہے ہو جاتی ہے

○

تسلیم کی خو صبر کا دامان نہ چھوڑ
حرص و ہوس و جاہ سے منہ اپنا موڑ
غربت میں امیروں سے نہ رکھ یارانہ
تو ٹاٹ میں کمخواب کا پیوند نہ جوڑ

○

اللہ سے عطا مانگ تو سونے سے قبل
عقبیٰ کا بھلا مانگ تو سونے سے قبل
شاید ہو تیری زیست کی رات اخیر
بخشش کی دعا مانگ تو سونے سے قبل

○

اسلام کے جھنڈے کو تو اونچا کر دے
باطل کے جہاں کو تہ و بالا کر دے
کچھ کر کے دکھاتے تو نہیں تم اے واعظ
کہتے ہو کہ ایسا نہیں ایسا کر دے

○

اظہارِ خلوص

مرحوم جناب ایم اے علیم صاحب کیا تھے؟ "یا دوستاں تلطف بادشمناں مدارا" کے ترجمان تھے۔ خلوص و محبت ان کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ ماں باپ کے لئے آیۂ رحمت اور بھائی بہنوں کے لئے چراغِ ہدایت تھے۔ کسی کے کام آنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ وہی عالم قابلِ قدر ہے جو دوسروں کو فیضیاب کرے اس لحاظ سے وہ قابلِ قدر عالم تھے۔ اپنی لیاقت اور ذہانت سے انہوں نے اہلِ خاندان کو مستفیض فرمایا۔ ان کا شکریہ ادا کرنے کے لئے الفاظ ناکافی ہیں۔ ان کی ناوقت رحلت نے ہمارے دلوں پر ایسی کاری ضرب لگائی ہے جو بمشکل مندمل ہو سکتی ہے اور ایسا خلا پیدا کر دیا ہے جس کا پر ہونا بعید از قیاس ہے

یہ کتاب جو ان کے نام سے منسوب کی گئی ہے عین ممکن ہے کہ ان کی یاد کو زندۂ جاوید کر دے۔

بہ درگاہِ ربّ العزت ہم سب کی دعا ہے کہ وہ جنّت الفردوس

کردار ہو بے داغ تو عزّت ہو گی
گفتار ہو میٹھی تو محبّت ہو گی
عفّت سے عقیدت سے جھکے گی دنیا
تم جھک کے چلو گے تو کرامت ہو گی

○

وہ آج کہاں ٹھاٹھ تھے کل تک جن کے
مہمان ہیں دنیا میں سبھی کچھ دن کے
اس طرح قضا ہم کو مٹا دیتی ہے
جس طرح ہوا چل کے اڑا دے تنکے

○

تنگ آ گئے دعا مانگ نہ تو مرنے کی
کر سعی بہر رنگ بسر کرنے کی
ہے زندگی و موت خدا کے ہاتھوں
جب تک ہے تیرے جسم میں دم کر نیکی

○

مرنا ہے تو تجھ پر نہ مرے گی دنیا
مٹی تری برباد کرے گی دنیا
ایسا نہ ہو ہر چیز ڈرائے تجھ کو
اللہ سے ڈر تجھ سے ڈرے گی دنیا

○

جو ہاتھ لگے وہ دُرِ نایاب ہے کیا
شرمندۂ تعبیر ہو وہ خواب ہے کیا
ہو جائے جو آسان وہ مشکل کیا ہے
جو رکھے نہ تاثیر وہ تیزاب ہے کیا

○

ہو درد نہ محتاج اگر درماں کا
سمجھو کہ وہ طالب ہے تمہاری جاں کا
ہنسنا ہے اگر خواب تو رونا تعبیر
بجلی ہمیں دیتی ہے پتہ طوفاں کا

○

اس بزم میں اربابِ ادب بیٹھے ہیں
کچھ سوچ میں ہیں مہر بلب بیٹھے ہیں
غالب ہے کھلائیں گے شگوفہ کوئی
بے وجہ نہ سر جوڑ کے سب بیٹھے ہیں

○

مانا کہ ہے عالم کوئی فاضل کوئی
دنیا میں نہیں عقل میں کامل کوئی
اک ایک سے سیکھا کرے تھوڑا تھوڑا
اس ڈھنگ سے سیکھے تو ہو قابل کوئی

○

اشرار کی دوستی سے ہم ڈرتے ہیں
دنیا میں غلط روی سے ہم ڈرتے ہیں
کچھ خوف نہیں موت کا دل میں برتر
ڈرتے ہیں تو زندگی سے ہم ڈرتے ہیں

○

حالات سے آفت میں پھنسی جان مری
مٹی میں ملی شان مری آن مری
ہے وقت کی یوں دھند مرے چہرے پر
دشوار سے دشوار ہے پہچان مری

○

اعمال پہ اپنے نہ نظر رکھتے ہیں
ہم دل میں نہ اللہ کا ڈر رکھتے ہیں
ہے کوچ کا ہنگام کٹھن ہے منزل
صد حیف نہ ہم زادِ سفر رکھتے ہیں

○

ہو جائے گا ہنگامہ بپا اے ساقی
میخانے پہ لوٹے گی بلا اے ساقی
پیمانے پہ پیمانہ دئے جا ورنہ
ہوگا نہ کوئی مجھ سے برا اے ساقی

○

رکھوں تجھے آنکھوں میں جگر میں جاں میں
تجھ سا ہے کہاں انجمنِ خوباں میں
اس دھن میں شب و روز رہا کرتا ہوں
تبدیل کروں تیری "نہیں" کو "ہاں" میں

○

ہم بادۂ دولت سے نہ مدہوش ہوئے
عشرت میں نہ کچھ فرض فراموش ہوئے
اللہ نے کی ایسی نوازش ہم پر
ہم حج کے فریضے سے سبکدوش ہوئے

○

آغاز سحر کا پسِ شب ہوتا ہے
سامانِ طرب بعدِ تعب ہوتا ہے
غصّے کو ترے پیار سمجھتا ہوں میں
تمہیدِ کرم تیرا غضب ہوتا ہے

○

لو کام سمجھ سے ہوش و آگاہی سے
باز آؤ گر ان سری سے گمراہی سے
ہے مشعلِ راہ تجربہ لے برتر
تم سیکھو سبق اپنی ہی کوتاہی سے

○

دنیا پہ طبیعت نہیں آنے والی
اک ایک ادا اس کی ہے دیکھی بھالی
کفارہ برائی کا ہے نیکی برتر
خاموش! نہ دو گالی کے بدلے گالی

○

اوروں کی نہ غیبت نہ برائی بھائی
بھائی تو مجھے سب کی بھلائی بھائی
اک ایک سے رکھ رسم محبت برتر
ہم بندۂ اللہ ہیں بھائی بھائی

○

آرام گیا دل میں بسایا کس کو
لی جان مری دوست بنایا کس کو
برترؔ برے وقتوں نے یہ سمجھایا ہے
اپنا کسے کہتے ہیں پرایا کس کو

○

پتھر نہ بنائے نہ اسے سختی دے
دل دے تو خدا موم صفت نرمی دے
افتاد میں یاروں کی نہ پوچھو برترؔ
طوطے کی طرح پھیر لئے ہیں دیدے

○

ہم خواب تغافل سے تو جاگے آگے
بھگدڑ کبھی مچی تھی تو نہ بھاگے آگے
اب تک تو کٹی زندگی جوں توں کرکے
کیا جانئے کیا رنگ ہے آگے آگے

○

اپنی کوئی سُنّت نہ خدا بدلے گا
اک چیز کی فطرت نہ خدا بدلے گا
جو قوم نہ اصلاح کرے آپ اپنی
اُس قوم کی حالت نہ خدا بدلے گا

○

سُنّت پہ چلو وضع سدھارو اپنی
بگڑی ہوئی تقدیر سنوارو اپنی
اسلام نہ دیتا ہے اجازت اس کی
جس رنگ سے تم چاہو گزارو اپنی

○

اس منہ سے بڑے بول نہ بولے جائیں
مجھ سے نہ کسی کے عیب کھولے جائیں
ہوں میرے گنہ پھول سے ہلکے یارب
اعمال جو میزان میں تولے جائیں

○

کس موڑ پہ تقدیر مری لائی، مجھے
کرنی پڑی در در پہ جبیں سائی مجھے
جب تیر لگا پشت پہ مڑ کر دیکھا
صورت مرے ہمدم کی نظر آئی مجھے

○

ہر حرکتِ بے جا کو بجا کہتے ہیں
وہ خاک سمجھتے ہیں کہ کیا کہتے ہیں
اک ہم کہ کہا کرتے ہیں سب کو اچھا
اک وہ کہ زمانے کو برا کہتے ہیں

○

یا شہر میں ہو یا تو کسی گاؤں میں
کچھ دھوپ میں گزرے گی تو کچھ چھاؤں میں
معلوم نہیں کیسے گزر جاتا ہے
اے وقت نہ آہٹ ہے تیرے پاؤں میں

○

دنیا کی ہوس چین اُڑا دیتی ہے
آفات کی دلدل میں پھنسا دیتی ہے
اے شمع ہوں ایثار کے تیرے قرباں
خود جلتی ہے محفل کو جِلا دیتی ہے

○

میں نے تو تری ظاہری بن ٹھن دیکھی
جو دل میں ترے ہے وہ نہ اُن بن دیکھی
تو نے ترے پیچ و خم گیسو دیکھے
لیکن نہ مرے قلب کی اُلجھن دیکھی

○

گزرا ترے دنداں پہ گماں گوہر کا
شک زلف کی خوشبو پہ ہوا عنبر کا
مہتاب ہوا شرم سے پانی پانی
جب روئے حسیں سے ترے پردہ سرکا

○

میں قصرِ عالی پائیں اور ان کی تربت پر شام و سحر رحمت کے پھول برسیں

— آمین ثم آمین —

منجانب:

محترمہ کلیم النساء بیگم (والدہ)

یم اے نصیر، بی ای، آئی پی ایس
ڈائرکٹر آف ٹلیکام (بھائی)

ڈاکٹر ایم۔ اے۔ کبیر ایم ڈی، ہی۔ایچ۔ڈی (بھائی)

ممتاز بیگم، شہناز بیگم اور ساجدہ بیگم
(بہنیں)

بُنتا ہے خیالات کے تانے بانے
کیا غیب کے پردے میں ہے تو کیا جانے
کیا وادیٔ ایمن میں گئے لینے کو
کس چیز کا دیدار کیا موسیٰؑ نے

○

کیا چیز نہ دنیا میں بھلا ملتی ہے
لیکن نہ ہمیں جنسِ وفا ملتی ہے
پوچھے تو نہ جاتے ہیں گناہ کردہ
ناکردہ گناہوں کی سزا ملتی ہے

○

سب کہتے ہیں صورت میں قمر جیسے ہو
ہم کہتے ہیں ایسے نہیں تم ایسے ہو
کہتا ہے کہیں جھوٹ کبھی آئینہ
منہ دیکھ لو پھر ہم سے کہو کیسے ہو

○

مقبول ہو نیکی سے تری ہر سُو تو
بن شمع سر بزم چمن میں جُو تو
چھڑتی ہے لڑائی تو بروں سے برتر
اچھے نہ کیا کرتے ہیں میں میں تُو تو

○

بگڑا جو چلن سر پہ مصائب آئے
ہر رنگ عوامل کے عواقب آئے
ماؤف ہوا ذہن جو غصّہ آیا
جذبات مری عقل پہ غالب آئے

○

جینا ہے تو ہر رنج ہمیں سہنا ہے
ہر حال میں راضی برضا رہنا ہے
ایثار وفا شرم تحمل عصمت
بہتر زنِ مسلم کا یہی گہنا ہے

○

ہر کوئی گزرگہ سے سلامت گزرے
پیش آئے نہ اڑچن نہ مصیبت گزرے
رستے میں ہو پتھر تو ہٹا دے برترؔ
چلتے میں کسی کو نہ اذیّت گزرے

○

کھلتی ہے تکلّم سے حقیقت اپنی
کردار سے آئینہ ہے نیّت اپنی
ہم دل کی زباں پر نہیں لاتے برترؔ
لیکن وہ کہے دیتی ہے صورت اپنی

○

مختار ہے وہ لطف کہ بیداد کرے
آباد کرے یا ہمیں برباد کرے
گر ہم نہ کریں یاد خدا کی برترؔ
کیا اس کو پڑی ہے کہ ہمیں یاد کرے

○

پستی سے ہمیں منزلِ والا دے گا
وہ جس نے سیاہی دی اجالا دے گا
نیکی کا صلہ مانگ نہ تو دنیا سے
دے گا تو خداوند تعالیٰ دے گا

O

فرخندہ کہ بادیدۂ تر جائیں گے
دنیا سے کسی طرح گزر جائیں گے
ہم جانتے ہیں راہِ عدم کی برتر
آئے ہیں ادھر ہی سے ادھر جائیں گے

O

منہ رسمِ مساوات سے پھیرا کیوں ہے
انسان نے شیرازہ بکھیرا کیوں ہے
دیکھا ہے کہ اچھوں کی ہے اولاد بری
یارب یہ تہہِ شمع اندھیرا کیوں ہے

O

اسلام میں کیا چیز گراں ہے ایماں
سچ پوچھیے تو روحِ رواں ہے ایماں
مابین ہے وہ بیم و رجا کے برتر
سمجھا نہیں اب تک تو کہاں ہے ایماں

○

ذرّے مجھے مہتاب نظر آتے ہیں
کیا جاگتے میں خواب نظر آتے ہیں
جو کھیت حقیقت میں ہیں سونے سوکھے
وہ دور سے شاداب نظر آتے ہیں

○

ہو درد کسی کو تو مداوا ہو جا
بیمار کے حق میں دمِ عیسیٰ ہو جا
اس ہار میں بھی جیت ہی تیری ہے ورنہ
جو ہو نہ سکے تیرا تو اس کا ہو جا

○

قرآن میں ہر بات ہے کافی اچھی
اے قوم نہیں شرع خلافی اچھی
دولت کی ہوس سے ہے قناعت بہتر
ہے ظلم کے بدلے سے معافی اچھی

○

دھوکے ہیں نہ آجاؤ جمالِ رُو کے
اچھے تو وہی ہیں جو ہیں اچھی خُو کے
کیا خوب خبرگیری ہے سبحان اللہ
تم سیر شکم اور پڑوسی بُھوکے

○

دامن جو برائی سے بچاتے آتے
ہم ذلّت و خواری نہ اٹھاتے آتے
امید ہے بدلے گی روش اے برترؔ
ہم راہ پہ آجائیں گے آتے آتے

○

پوشیدہ ترا درد ہمیں کیا معلوم
اظہار کیا جائے تو ہوگا معلوم
اغلب ہے کہ کھل جائیں گی کھلتے کھلتے
برتتہ کتنی باتیں ہیں ابھی نا معلوم

○

نیرنگِ جہاں دیکھ کے رونا آیا
کافور ہوا زور بڑھاپا آیا
کل پھول جو زینت تھا کسی کے سر کی
کملا کے وہی آج تہہِ پا آیا

○

مہتاب ہے تمثیل تری صورت کی
شمشاد ہے تصویر ترے قامت کی
کیا جانوں علامت ہے خموشی کس کی
اقرارِ محبت کی ہے یا نفرت کی

○

ہو مہر و ولا سے ہم سخن ایک سے اک
بڑھ نا کرے بھائی کا چلن ایک سے اک
جلتا ہے چراغ سے چراغ اے برتر
کہتا ہے حصولِ علم و فن ایک سے اک

○

اے آدمِ خاکی یہ کیا کیا تو نے
نادان ہے انجام نہ جانا تو نے
جس بار سے کونین میں تھے سب خائف
اس بارِ امانت کو اٹھایا تو نے

○

کہنا نہیں ذرّے کو بیاباں کر دے
تجھ سے نہ طلب ہے مجھے سلطاں کر دے
یا رب ہے یہی میری گزارش تجھ سے
دنیا میں ہر انسان کو انساں کر دے

○

کر فیض رسانی تمہے علم و فن سے
دھن ہے تو غریبوں کی مدد کر دھن سے
دیکھے جو کسی چشم بشر میں آنسو
برتر تو معاً پونچھ ترے دامن سے

○

ہو دم تو تمنا بھی رہے گی دم تک
پہنچی ہے بڑوں سے یہ کہاوت ہم تک
پڑ جاتی ہے کھٹی ہیں جو عادت برتر
جاتی نہیں جاتی نہیں مرتے دم تک

○

آتش نہ لگے خضر کو کٹیا نہ جلے
گھر سب کے سلامت ہوں کسی کا نہ جلے
ہم شمع بھی روشن نہیں کرتے برتر
یہ ڈر ہے کہیں لو سے نہ پروانہ جلے

○

ہیں لاکھ تمنّائیں مگر دل ہے اک
لیلاؤں کی بھرمار ہے محمل ہے اک
پہنچے کوئی کاشی کوئی مکّہ ہو کر
راہیں تو جداگانہ ہیں منزل ہے اک

○

یہ جان یقیناً کسی دن جائے گی
مقطوع کئے رشتۂ رسن جائے گی
تھوڑی ہی سہی اس کو غنیمت جانو
یہ زندگی کچھ دیر میں چھن جائے گی

○

دم دیتے ہیں انسان یہاں شوکت پر
یہ اہلِ ریا ریجھتے ہیں شہرت پر
برتنا یہ دکھاوا نہیں کام آئے گا
اللہ تو رکھتا ہے نظر نیّت پر

○

پیش لفظ

بارک اللہ رباعیات کا مجموعہ موسوم بہ آبِ گوہر میرے پیشِ نظر ہے۔ مجموعہ کیا ہے؟ اسم بامسمّیٰ ہے مجھے فخر ہے کہ یہ میرے والدِ بزرگوار الحاج جناب ایم۔ اے مناف صاحب مدظلہٗ برترؔ کی جگر کاوی کا نتیجہ ہے۔ اس سے پیشتر کہ ان رباعیات پر قلم اٹھاؤں۔ میں لازمی سمجھتی ہوں کہ چند حقائق واضح کردوں تاکہ ان کی تصویر پردۂ اخفا سے نکل کر منظرِ عام پر آجائے۔ وہ بمقام ڈیٹیل لائن ویلور پیدا ہوئے۔ ان کی تاریخِ ولادت 1924-4-10 ہے۔ ان کی کم عمری ہی میں خاندان کا خاندان ویلور سے مدراس منتقل ہوگیا۔ وہ اپنی طالب علمی کے زمانے ہی سے شعر کہتے آئے ہیں گو ان کی مادری زبان اردو ہے۔ مگر زبانِ ثانوی فارسی ہے ان کے فارسی معلّم مرحوم پروفیسر جناب حیدر علی خان صاحب حیدرؔ تھے۔ ان کو علمِ عروض میں مرحوم جناب منظور حسین صدیقی صاحب منظورؔ سے شرفِ تلمذ حاصل ہے۔

ہم دیکھ کے اک ایک قدم رکھتے ہیں
چلتے ہیں تو سر عجز سے خم رکھتے ہیں
جو کہتے ہیں وہ کر کے دکھا دیتے ہیں
دل اور زباں اور نہ ہم رکھتے ہیں

○

آزاد رہا کرتے ہیں ہر الجھن سے
ہم دوستی کر بیٹھتے ہیں دشمن سے
کیا پوچھتے ہو وقت کی قیمت برتر
یہ چیز خریدی نہیں جاتی دھن سے

○

انسان فرشتہ نہیں لغزش ہوگی
یہ سچ ہے کہ اعمال کی پرسش ہوگی
جو پائے بہانہ ہے خدا کی رحمت
کر صدق سے توبہ تری بخشش ہوگی

○

افلاس کے ماروں پہ دیا کی جائے
حاجت ہو کسی کو تو روا کی جائے
قبل اس کے کہ ہو خشک پسینہ اس کا
مزدوری مزدور ادا کی جائے

○

ہر وقت نہ ہم حال عیاں کرتے ہیں
جب بنتی ہے دم پہ تو فغاں کرتے ہیں
کھائے ہیں بہاروں میں وہ چرکے ہم نے
آئی ہے سمجھ قدرِ خزاں کرتے ہیں

○

ماہر نہ کسی فن میں ہیں ناداں ہیں ہم
کچھ پاس نہیں بے سر و ساماں ہیں ہم
کیا بام ترقی پہ چڑھیں گے یہ نتر
آپس میں ابھی دست و گریباں ہیں ہم

○

محنت سے مشقت سے گریزاں ہیں ہم
ہیں اور ہی کچھ نام کو انساں ہیں ہم
کرتے ہیں گدائی پڑھے لکھے برتر
یہ دیکھ کے انگشت بدنداں ہیں ہم

○

پھیلا یا نہ میں نے کبھی اپنا دامن
چھوڑا نہ قناعت کا رضا کا دامن
سب کام کے ہیں دوست ہو یا دشمن ہو
گل نے دی مہک خار نے تھاما دامن

○

آغاز سے آئین ہے یہ قدرت کا
ہوتا ہے برا حشر بری صحبت کا
ہیں صوم و زکوٰۃ اس لئے لازم برترؔ
اک تزکیہ ہے نفس کا اک دولت کا

○

ٹلتے نہیں پینے پہ جو ہم اڑتے ہیں
ساقی کرے خست تو الجھ پڑتے ہیں
ہے ہم کو کہاں ہوش کہ پی ہے اتنی
پاؤں کہیں رکھیں تو کہیں پڑتے ہیں

○

داماں جو اشکوں سے بھگوتا ہوں میں
سمجھو نہ آفات میں ہوتا ہوں میں
جاتی نہیں تا عرشِ بریں میری دعا
روتا ہوں تو اس واسطے روتا ہوں میں

○

لہرائے جو آنچل تو پھریرا ہو گا
ہو زلف پریشاں تو اندھیرا ہو گا
شب وصل کی دم بھر میں گزر جائے گی
گھونگھٹ جو اٹھاؤ تو سویرا ہو گا

○

امید تھی حالات سدھر جائیں گے
آرام سے دن اپنے گزر جائیں گے
سوچا نہیں اٹھے گی چمن میں آندھی
یوں تنکے نشیمن کے بکھر جائیں گے

○

وہ فتنۂ خوابیدہ جگا جائیں گے
آئیں گے تو اک حشر اٹھا جائینگے
ہیں درپئے پیکار حوادث برتر
خم ٹھونک کے میدان میں آجائینگے

○

کب آدمی کو سوجھتی ہے مرنے کی
حسرت ہے تعیّش میں بسر کرنے کی
اللہ رے ارمان و ہوس کا انبار
ہے دل میں جگہ میرے نہ تِل دھرنے کی

○

ہم دل میں جو کچھ ٹھان لیا کرتے ہیں
صورت سے وہ پہچان لیا کرتے ہیں
ہم دیکھتے ہی ان کا لفافہ برتر
مضمون ہے کیا جان لیا کرتے ہیں

کر صبر اگر پیش ہوں آفات ہزار
پھیلا نہ مگر ہاتھ ہوں حاجات ہزار
سن سب کی مگر کھول نہ لب اے برتر
ٹل جاتی ہیں اک چپ سے بلیات ہزار

حق پہ نہیں مبنی وہ قرینہ تیرا
جس میں نہیں ایمان وہ سینہ تیرا
لے ڈوبے گی یہ زندگیٔ بے مقصد
پتوار نہ رکھتا ہے سفینہ تیرا

انسان ہوں میں بھول ہو ہی جاتی ہے
توبہ جو کروں بات بنی جاتی ہے
نیکی کو برائی کا ازالہ سمجھو
گیا آگ نہ پانی سے بجھی جاتی ہے

○

اللہ توجہ ہو ادھر تھوڑی سی
ہو جائے مسرت میں بسر تھوڑی سی
ممکن نہیں ہوں سارے کے سارے پورے
ارمان بہت عمر مگر تھوڑی سی

○

کہتا نہیں قرآں ہیں خداوند خبیر
اسراف و تعیش کرو ہو جاؤ فقیر
تم قدر کرو وقت کی غفلت نہ کرو
جب سانپ نکل جائے تو پیٹو نہ لکیر

○

گر دل میں ترے یادِ الٰہی ہو گی
ٹھوکر میں تری سطوتِ شاہی ہو گی
منہ موڑ نہ تو علم سے دولت نہ بٹور
شامت تری آئے گی تباہی ہو گی

دنیا کے بکھیڑوں سے جدا رہتا ہوں
جویائے رہِ خیر و ہدیٰ رہتا ہوں
ہر فکر سے ہر غم سے ہے دل مستغنی
ہر آن توکل بخدا رہتا ہوں

بدلے گی نہیں تابکے حالت تیری
کیا تجھ سے نہ جائے گی ضلالت تیری
اوروں سے فزوں خود کو سمجھتا ہے تو
بدتر ہے صریحاً یہ جہالت تیری

ہر چیز سے ہوتی ہے عیاں نشانِ خدا
وہ کون ہے جس پہ نہیں احسانِ خدا
قرآن میں ہے اَوْفُوْا بِعَهْدِیْ برتر
لازم ہے کہ تم توڑو نہ پیمانِ خدا
(تم میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا)

○

تم جانو کہ تڑپانے سے کیا ملتا ہے
مجھ کو تو تڑپنے میں مزا ملتا ہے
ہمت ہو تو ہاتھ آتی ہے منزلِ برتر
کہتے ہیں کہ ڈھونڈے سے خدا ملتا ہے

○

باطن بھی تمہارا ہے ظاہر کی طرح
پہلو نہ بچاؤ کبھی شاطر کی طرح
سامانِ تعیّش کی تمنّا نہ کرو
دنیا میں بسر ہو مسافر کی طرح

○

کم سمجھو کبھی خود کو نہ بڑھ کر سمجھو
اوروں کو معزز و موقر سمجھو
فقدانِ یقیں ہو تو گزرتی ہے چوک
ممکن ہے کہ ہیرے کو بھی پتھر سمجھو

○

فرمودۂ حق کیا ہے تو قرآن میں دیکھ
لغزش نہ ہو تجھ سے رہِ ایماں میں دیکھ
انگشت نمائی نہ کیا کر برتر
منہ ڈال کے تو اپنے گریباں میں دیکھ

○

تو فقر و قناعت میں بسر کر اپنی
رکھ شکرِ الٰہی سے زباں تر اپنی
ہے حد سے تجاوز بری عادت برتر
پھیلا تو قدم دیکھ کے چادر اپنی

○

وہ منظور صاحب کی بزمِ ادب کے ایک رکن تھے اور ہفتہ وار مشاعروں میں شرکت فرماتے تھے طالب العلمی ہی میں ان کی بہت سی غزلیں راپوُرم کے محلے میں زبان زدِ خاص و عام ہو گئی تھیں۔ شہرت اس درجہ تک پہنچ گئی تھی کہ ان کی غزلوں کی آئے دن فرمائشیں ہوتی تھیں۔

1942ء میں انہوں نے گورنمنٹ مسلم ہائی اسکول، جارج ٹون، مدراس سے S.S.L.C پاس کیا اور اسی سال ہوائی فوج میں داخل ہو گئے چوں کہ یہ ان کا آبائی پیشہ تھا۔ فوجی ملازمت کے دوران انہوں نے لاہور اور کلکتے کے مشاعروں میں حصہ لیا۔ وہ اپنے ماں باپ کے چہیتے بیٹے تھے اور ان کو فطرتاً ماں باپ سے بہت لگاؤ تھا۔ میری مرحومہ دادی صاحبہ کی زبانی میں نے بارہا سنا تھا کہ میرے والدِ محترم عنفوانِ شباب میں کافی وجیہہ اور خوش شکل تھے۔ لیکن طبیعت میں بلا کی ضد تھی۔ لباس کے معاملہ میں جو بے نیازی پہلے تھی وہ اب بھی جوں کی توں ہے۔

1947ء میں ہوائی فوج سے سبکدوش ہو کر مدراس آئے۔ یہ سال اپنے دامن میں کئی واقعات لئے آیا۔ اسی سال ان کی شادی ہوئی۔ سب انسپکٹر آف پولیس منتخب ہوئے۔ ملک آزاد ہوا اور اس کی تقسیم وقوع میں آئی۔ مسلمانوں کو سب انسپکٹر آف پولیس کے تقرر سے محروم کر دیا گیا۔ لامحالہ انہوں نے ریلوے میں ملازمت اختیار کر لی۔ خدا خدا کر کے 1982ء میں ریلوے کی ملازمت سے بحیثیت آفس سپرنٹنڈنٹ سبکدوش

ہر چیز میں ہیں نفع و ضرر کے پہلو
کانٹوں سے نہ خالی گلِ تر کے پہلو
ہے رائے میں اختلاف رحمت برترؔ
ہوتے ہیں عیاں عیب و ہنر کے پہلو

○

دیں راہِ خدا میں تو فزوں ملتا ہے
خسّت کریں انجام زبوں ملتا ہے
تکمیلِ تمنّا سے کہاں اے برترؔ
تردیدِ تمنّا سے سکوں ملتا ہے

○

پیمانِ وفا کر کے مکر جاتے ہو
تم گھر سے مرے غیر کے گھر جاتے ہو
اک ہم ہیں کہ طوفاں سے لڑ جاتے ہیں
اک تم ہو کہ کترا کے گزر جاتے ہو

○

کیا فکرِ جہاں ہاتھ اٹھا بیٹھا ہوں
اللہ سے لو اپنی لگا بیٹھا ہوں
وہ مجھ کو بھلا دے تو یہ اس کی مرضی
میں اس کے لیے خود کو بھلا بیٹھا ہوں

○

جو دل پہ گزرتی ہے جتایا نہ کرو
جو راز کی ہے بات سنایا نہ کرو
حکمت ہے اسی میں کہ ہوں دل کے دل میں
لالے کی طرح داغ دکھایا نہ کرو

○

آتشِ غمِ ہجراں کی جلاتی ہی رہی
سینے کو مرے راکھ بناتی ہی رہی
گر یاد نہ آئی تو نہ آئی برسوں
گر یاد تری آئی تو آتی ہی رہی

○

ہم جانتے ہیں آتی ہے ہماری باری
یہ جان لو آگے ہے تمہاری باری
رہتا ہے سدا کون یہاں اے برتر
سب جائیں گے اس دہر سے باری باری

○

ہر بات میں وہ طنز کیا کرتے ہیں
ہم سن کے بھی چپ سادھ لیا کرتے ہیں
وہ دن گئے پیمانِ وفا تھا کچھ چیز
اب باندھ کے ہم توڑ دیا کرتے ہیں

○

منھ بند کلی دل کی کھلا دیتی ہے
راہی کو اندھیرے میں چلا دیتی ہے
کیا چیز ہے کیا چیز ہے برتر یہ نماز
اللہ سے بندے کو ملا دیتی ہے

○

ہر حال میں رکھ اپنی زباں قابو میں
آجائیں گے سب پیر و جواں قابو میں
گر نفس پہ ہو فتح تجھے اے برترؔ
تو فاتحِ اعظم ہے جہاں قابو میں

○

انساں کی رفعت نہ امارت میں ہے
درویش مزاجی میں قناعت میں ہے
خوشنودیِ اللہ جسے کہتے ہیں.
وہ نفسِ خبیثہ کی ہلاکت میں ہے

○

بے کار یہ شکوے یہ ہماری آہیں
ہو جذبۂ صادق تو کھلیں گی راہیں
نفرت سے ہوا کرتی ہے نفرت پیدا
دنیا ہمیں چاہے گی اگر ہم چاہیں

○

ہیں خضر اندھیرے میں منور تارے
گمراہ مسافر کو ہیں رہبر تارے
غربت میں دکھاتے ہیں بشر اپنے کمال
ظلمت میں چمکتے ہیں فلک پہ تارے

○

لے دے نہ کسی سے بھی کیئے جاتا ہوں
چکھ کے جو دئے جائیں لیئے جاتا ہوں
شربت ہی نہیں مجھ کو عزیز و مرغوب
میں زہر کے بھی گھونٹ پیئے جاتا ہوں

○

دانش سے مری کام لیا کرتا ہوں
میں اپنی مدد آپ کیا کرتا ہوں
جی ہار کے بیٹھوں نہیں شیوہ میرا
حالات سے سمجھوتہ کیا کرتا ہوں

○

پیری میں قویٰ ڈھلتے ہیں دھیرے دھیرے
ہم لے کے عصا چلتے ہیں دھیرے دھیرے
عشرت کی گھڑی کٹتی ہے آناً فاناً
لمحاتِ الم کٹتے ہیں دھیرے دھیرے

○

موجودہ سیاست پہ ہنسی آتی ہے
فقدانِ صداقت پہ ہنسی آتی ہے
کیا حال پہ اوروں کے ہنسوں اے برترؔ
مجھ کو مری حالت پہ ہنسی آتی ہے

○

کی کاوش و کدِ راہِ طیِ منزل کی
جو چیز تھی مطلوب مجھے حاصل کی
باتوں میں کسی کی بھی نہ آیا برترؔ
ہر اک کی سنی میں نے مگر کی دل کی

○

گر بسترِ غفلت پہ نہ سوتے ہوتے
ہم عزت و توقیر نہ کھوتے ہوتے
ہیں کاسہ بکف آج جہانگیر تھے کل
ہم کیا سے یہ کیا ہو گئے ہوتے ہوتے

مانو مری کہتا ہوں بھلے کی سن لو
کانٹوں سے بچو پھول چمن میں چن لو
ہر چیز بھلا نہیں سونا برتر
لو کام سمجھ سے عقل کے ناخن لو

دل جس کا تذبذب سے بھرا جاتا ہے
وہ سایۂ خود سے بھی ڈرا جاتا ہے
ہے تلخیٔ ایام کبھی زہرِ غم کبھی
انسان تو بے موت مرا جاتا ہے

میں نارِ سقر سے نہ ڈرا کرتا ہوں
جنّت کی تمنّا نہ کیا کرتا ہوں
جس کام میں اللہ کی خوشنودی ہے
اس کام میں برتر ہیں لگا کرتا ہوں

○

کیا چیز ہے انسان سمجھتے ہیں ہم
دو روز کا مہمان سمجھتے ہیں ہم
جس کے دہن و دست سے ایذا پہنچے
اس کو نہ مسلمان سمجھتے ہیں ہم

○

مجرم تو کھلے بند پھرا کرتا ہے
معصوم گرفتار ہوا کرتا ہے
اس دور میں ہر بات ہے الٹی پلٹی
شہباز کبوتر سے ڈرا کرتا ہے

○

آنکھوں سے کسی کو نہ اتارا جائے
اوروں پہ نہ طعنہ کبھی مارا جائے
اللہ کسی کی نہیں سنتا یہ غلط
ہے شرط قرینے سے پکارا جائے

○

کیا جانوں بھلا کیا ہے قباحت میری
مجھ کو نہ نظر آتی ہے صورت میری
بچتا ہوں حوادث سے میں مرتے مرتے
شاید ہے زمانے کو ضرورت میری

جس میں نہ ہو نغمہ وہ محبت کیا ہے
جب خار نہ ہو پھول کی وقعت کیا ہے
مغلوب ہے بہ نشہ مرا نفسِ سرکش
ہے یہ نہ کرامت تو کرامت کیا ہے

○

گر طعن کریں لوگ خوشی سے سہہ جا
لیکن جو بھلے کی ہے صریحاً کہہ جا
مانا کہ بکھیڑوں نے تجھے جکڑا ہے
حالات کو سلجھا نہ الجھ کر رہ جا

○

دنیا میں ہنسی خوشی جئے جاتے ہیں
ہم سب سے موافقت کئے جاتے ہیں
اک تو کہ جلی کٹی کہے جاتا ہے
اک ہم کہ تجھے دعا دئے جاتے ہیں

○

دل ایک مگر لاکھ الم یا اللہ
تجھ سے ہے مجھے چشم کرم یا اللہ
جاتی نہیں بندوں سے ضرورت تیری
قارون کی دولت بھی ہے کم یا اللہ

○